بَابُ ١٥٩ اسْتِخْلَافِ الْإِمَامِ إِذَا عَرَضَ لَهٗ عُذْرٌ مِّنْ مَّرَضٍ وَّسَفَرٍ وَّغَيْرِهِمَا مَنْ يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ وَأَنَّ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ إِمَامٍ جَالِسٍ لِعَجْزِهٖ عَنِ الْقِيَامِ لَزِمَهُ الْقِيَامُ إِذَا قَدَرَ عَلَيْهِ وَنَسْخِ الْقُعُوْدِ خَلْفَ الْقَاعِدِ فِيْ حَقِّ مَنْ قَدَرَ عَلَى الْقِيَامِ!

مرض یا سفر کے عذر کی وجہ سے امام کا نماز میں کسی کو خلیفہ بنانا اور جب امام بیٹھا ہو تو اس کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے حکم کا منسوخ ہونا

٨٤٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ نَا زَائِدَةُ قَالَ نَا مُوْسَى ابْنُ أَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَّرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلٰى ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ بِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ قَالَتْ فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ أَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ وَّكَانَ رَجُلًا رَقِيْقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ سے عرض کیا، کیا آپ مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مرض (وفات) کے متعلق نہیں بیان کریں گی، حضرت عائشہ نے فرمایا کیوں نہیں، نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے۔ آپ نے پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے۔ ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا اچھا میرے لیے ٹب میں پانی رکھو، ہم نے پانی رکھا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا، غسل کے بعد آپ اٹھنے لگے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہو گئی، پھر آپ ہوش میں آئے تو آپ نے فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا میرے لیے ٹب میں پانی رکھو، ہم نے پانی رکھ دیا۔ آپ نے غسل فرمایا غسل کے بعد آپ اٹھنے لگے تو آپ پر پھر بے ہوشی طاری ہو گئی، پھر آپ ہوش میں آئے تو آپ نے پوچھا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں، یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں آپ نے فرمایا میرے لیے ٹب میں پانی رکھو، ہم نے پانی رکھا، آپ نے غسل کیا اس کے بعد آپ اٹھنے لگے تو پھر بے ہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے تو پھر دریافت کیا، کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے، ہم نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا کہ لوگ مسجد میں بیٹھے عشاء کی نماز کے لیے آپ کا انتظار کر رہے تھے، حضرت عائشہ نے فرمایا کہ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر

أَنْتَ أَحَقُّ بِذٰلِكَ قَالَتْ فَصَلّٰى بِهِمْ أَبُوْبَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَأَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰهُ أَبُوْبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمٰى إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَّا يَتَأَخَّرَ وَقَالَ لَهُمَا أَجْلِسَانِيْ إِلٰى جَنْبِهٖ فَأَجْلَسَاهُ إِلٰى جَنْبِ أَبِيْ بَكْرٍ وَكَانَ أَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ وَهُوَ قَائِمٌ بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ أَبِيْ بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَهٗ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاتِ فَعَرَضْتُ حَدِيْثَهَا عَلَيْهِ فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۔

(رضی اللہ عنہ) کے پاس ایک شخص کو یہ پیغام دے کر بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، اس شخص نے حضرت ابوبکر کے پاس جاکر کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں، حضرت ابوبکر بہت رقیق القلب تھے، انھوں نے حضرت عمر سے کہا اے عمر تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ، حضرت عمر نے کہا آپ امامت کے زیادہ حقدار ہیں۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر ان ایام میں حضرت ابوبکر امامت کراتے رہے، پھر جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ افاقہ محسوس فرمایا تو آپ دو آدمیوں کے سہارے ظہر پڑھنے کے لیے مسجد میں تشریف لائے، ان دو میں سے ایک حضرت عباس تھے اس وقت حضرت ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب ابوبکر نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو (مصلے سے) پیچھے ہٹنے لگے، نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیچھے نہ ہٹنے کا اشارہ کیا اور دونوں سے فرمایا مجھے ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دو، انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ابوبکر کے پہلو میں بٹھا دیا، حضرت ابوبکر کھڑے ہو کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرنے لگے، اور لوگ حضرت ابوبکر کی تکبیرات سن کر نماز پڑھتے رہے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر امامت فرما رہے تھے، عبیداللہ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عباس کے پاس گیا اور میں نے کہا کیا میں آپ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایام علالت کی حدیث نہ سناؤں جو میں نے حضرت عائشہ سے سنی ہے، انھوں نے کہا سناؤ، میں نے وہ روایت سنائی، انھوں نے حدیث کی کسی چیز سے اختلاف نہیں کیا سوا اس بات کے کہ انھوں نے پوچھا

کیا حضرت عائشہ نے حضرت عباس کے ساتھ والے دوسرے شخص کا نام بتایا تھا میں نے کہا نہیں! فرمایا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

۸۴۱۔ حدثنا محمد بن رافع وعبد بن حميد واللفظ لابن رافع قالا انا عبد الرزاق قال انا معمر قال الزهري واخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ان عائشة اخبرته انها قالت اول ما اشتكى رسول الله صلى الله عليه وسلم في بيت ميمونة واستاذن ازواجه ان يمرض في بيتها فاذن له قالت فخرج ويد له على الفضل بن عباس ويد على رجل آخر وهو يخط برجليه في الارض فقال عبيد الله فحدثت به ابن عباس فقال اتدري من الرجل الذي لم تسم عائشة هو علي رضي الله عنه۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر ابتداءً بیمار ہوئے، پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام ازواج مطہرات سے حضرت عائشہ کے گھر ایام علالت میں رہنے کی اجازت طلب کی، تمام ازواج نے آپ کو اجازت دے دی، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فضل بن عباس اور ایک اور شخص کے سہارے چل کر اس حال میں گئے کہ آپ کے پیر زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ عبید اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس نے مجھ سے پوچھا کہ جس شخص کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نام نہیں لیا جانتے ہو وہ کون تھا وہ "حضرت علی" تھے رضی اللہ عنہ۔

۸۴۲۔ حدثني عبد الملك بن شعيب بن الليث قال حدثني ابي عن جدي قال حدثني عقيل بن خالد قال قال ابن شهاب اخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود ان عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم واشتد به وجعه استاذن ازواجه في ان يمرض في بيتي فاذن له فخرج بين رجلين تخط رجلاه في الارض بين عباس بن عبد المطلب وبين رجل آخر قال عبيد الله فاخبرت عبد الله بالذي قالت عائشة فقال لي عبد الله بن عباس هل تدري من الرجل الآخر الذي لم تسم عائشة قال

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کا درد شدید ہو گیا تو آپ نے تمام ازواج مطہرات سے میرے گھر ایام علالت میں رہنے کی اجازت طلب کی، تمام ازواج نے اجازت دے دی، پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کے ساتھ اس حال میں تشریف لائے کہ آپ کے پیر زمین پر گھسٹ رہے تھے، ایک حضرت عباس تھے اور دوسرے ایک اور شخص، عبید اللہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث حضرت ابن عباس سے بیان کی تو حضرت ابن عباس نے فرمایا تمہیں معلوم ہے وہ دوسرا شخص کون تھا جس کا حضرت عائشہ نے نام نہیں لیا، میں نے عرض کیا نہیں فرمایا وہ حضرت علی

قلت لا قال ابن عباس هو علي۔

تھے (رضی اللہ عنہ)

۸۴۳۔ حدثنا عبد الملك بن شعيب بن الليث قال حدثني ابي عن جدي قال حدثني عقيل بن خالد قال قال ابن شهاب اخبرني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود ان عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت لقد راجعت رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك وما حملني على كثرة مراجعته الا انه لم يقع في قلبي ان يحب الناس بعده رجلا قام مقامه ابدا والا اني كنت ارى انه لن يقوم مقامه احد الا تشاءم الناس به فاردت ان يعدل ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ابي بكر۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے امام نہ بنانے پر) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اصرار کیا، اور اس کی وجہ یہ تھی کہ مجھے اس بات کا خیال نہ تھا کہ لوگ اس شخص سے محبت کریں گے جو آپ کی جگہ کھڑا ہو، بلکہ میرا خیال یہ تھا کہ جو شخص آپ کی جگہ کھڑا ہوگا لوگ اس سے بدشگونی لیں گے اس لیے میں نے چاہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر کی جگہ کسی اور شخص کو امام بنالیں۔

۸۴۴۔ حدثني محمد بن رافع وعبد بن حميد واللفظ لابن رافع قال عبد انا وقال ابن رافع نا عبد الرزاق قال انا معمر قال الزهري واخبرني حمزة بن عبد الله بن عمر عن عائشة قالت لما دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم بيتي قال مروا ابا بكر فليصل بالناس قالت فقلت يا رسول الله ان ابا بكر رجل رقيق اذا قرا القران لا يملك دمعه فلو امرت غير ابي بكر قالت والله ما بي الا كراهية ان يتشاءم الناس باول من يقوم في مقام رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فراجعته مرتين او ثلاثا فقال ليصل بالناس ابو بكر فانكن صواحب يوسف۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لاتے تو آپ نے فرمایا "ابوبکر سے کہو کہ وہ جماعت کرائیں"، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابوبکر رقیق القلب ہیں جب وہ قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں تو اپنے آنسوؤں کو نہیں روک سکتے، آپ حضرت ابوبکر کی جگہ کسی اور شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دے دیں۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ قسم بخدا یہ بات میں نے صرف اس وجہ سے کہی تھی کہ کہیں لوگ یہ بدشگونی نہ لیں کہ جو شخص سب سے پہلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مصلے پر کھڑا ہوا وہ ابوبکر تھے، آپ فرماتی ہیں میں نے دو تین بار اصرار کیا لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ جماعت کرائیں تم یوسف علیہ السلام کے عہد کی عورتوں کی طرح ہو۔

۸۴۵۔ حدثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال نا ابو معاوية ووكيع ح وحدثنا يحيى بن يحيى

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے اور حضرت بلال

وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ
مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ
أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتٰى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ
النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ قَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ
فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي
لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتٰى يَقُمْ
مَقَامَكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ
فَقَالَتْ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ
مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ
فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ وَجَدَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَقَامَ
يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي
الْأَرْضِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ
أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمٰى إِلَيْهِ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ مَكَانَكَ
فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى
جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ
جَالِسًا وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمًا يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ
بِصَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقْتَدِي
النَّاسُ بِصَلٰوةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لیے بلانے
آئے، تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "
ابوبکر سے کہو کہ وہ جماعت کرائیں ۔ حضرت عائشہ
فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابوبکر بہت
رقیق القلب ہیں جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے
تو لوگوں کو قرآن نہیں سنا سکیں گے آپ حضرت عمر کو
امامت کے لیے فرمائیں، رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا " ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو جماعت
کرائیں "، حضرت عائشہ فرماتی ہیں پھر میں نے حضرت
حفصہ سے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے
عرض کرو کہ ابوبکر رقیق القلب ہیں جب وہ آپ کی
جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو قرآن نہیں سنا
سکیں گے آپ حضرت عمر کو نماز پڑھانے کا حکم دیں
حضرت حفصہ نے یہی کہا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا تم حضرت یوسف کے زمانہ کی عورتوں
کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ وہ جماعت کرائیں۔
حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب حضرت ابوبکر نے
نماز شروع کی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
مرض میں تخفیف محسوس کی آپ دو آدمیوں کے سہارے
سے آئے، درآں حالیکہ آپ کے پیروں سے
لکیریں پڑ رہی تھیں، حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب
آپ مسجد میں آئے تو حضرت ابوبکر نے آپ کی آہٹ
محسوس کی تو مصلے سے پیچھے ہٹنے لگے، رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں اشارہ کیا کہ اپنی جگہ
کھڑے رہیں۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں
آکر حضرت ابوبکر کی بائیں جانب بیٹھ گئے، حضرت
عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر
جماعت کرا رہے تھے اور حضرت ابوبکر کھڑے
ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں

نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کی تکبیرات پر نماز ادا کر رہے تھے۔

۸۴۶ - حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ قَالَ أَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَضَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ فَأُتِيَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أُجْلِسَ إِلٰى جَنْبِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُهُمُ التَّكْبِيرَ وَفِي حَدِيثِ عِيسٰى فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَبُو بَكْرٍ إِلٰى جَنْبِهِ وَأَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مرض وفات میں (بعض روایات میں ہے کہ) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو لا کر (حضرت) ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بٹھا دیا گیا، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جماعت کرانے لگے اور حضرت ابوبکر بلند آواز سے تکبیر پڑھتے رہے۔

۸۴۷ - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ نَا أَبِي قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي مَرَضِهِ فَكَانَ يُصَلِّي بِهِمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ وَإِذَا أَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّ النَّاسَ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ اسْتَأْخَرَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ كَمَا أَنْتَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلٰى جَنْبِهِ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلٰوةِ أَبِي بَكْرٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں حکم دیا کہ ابوبکر جماعت کرائیں، حضرت ابوبکر نماز پڑھاتے رہے، عروہ کہتے ہیں پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آرام محسوس ہوا تو آپ باہر تشریف لائے، اس وقت حضرت ابوبکر جماعت کرا رہے تھے، جب (حضرت) ابوبکر نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے ان کو وہیں کھڑے رہنے کے لیے فرمایا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکر (حضرت) ابوبکر کے پہلو میں بیٹھ گئے، پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جماعت کرائی اور لوگوں نے حضرت ابوبکر کی تکبیروں کی آواز سن کر ارکان نماز ادا کیے۔

۸۴۸ - حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنِي وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مرض الموت میں (حضرت) ابوبکر جماعت کراتے تھے حتیٰ کہ پیر

سعد قال نا ابی عن صالح عن ابن شهاب قال اخبرنی انس بن مالک ان ابا بکر کان یصلی لهم فی وجع رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی توفی فیه حتی اذا کان یوم الاثنین وهم صفوف فی الصلٰوۃ کشف رسول الله صلی الله علیه وسلم ستر الحجرۃ فنظر الینا وهو قائم کان وجهه ورقة مصحف ثم تبسم رسول الله صلی الله علیه وسلم ضاحکا قال فبهتنا ونحن فی الصلٰوۃ من فرح بخروج النبی صلی الله علیه وسلم ونکص ابو بکر علی عقبیه لیصل الصف وظن ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خارج للصلٰوۃ فاشار الیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم بیده ان اتموا صلاتکم قال ثم دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم فارخی الستر قال فتوفی رسول الله صلی الله علیه وسلم من یومه ذلک۔

کے دن جب تمام صحابہ صف باندھے نماز پڑھ رہے تھے تو اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرہ کا پردہ اٹھایا پھر کھڑے ہو کر ہماری طرف دیکھا اس وقت آپ کا رخ انور ورق قرآن کی طرح لگتا تھا، پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسکرا کر ہنسے حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری اور زیارت سے نماز کی حالت میں ہم خوشی سے دیوانے ہو گئے، اور حضرت ابوبکر اس گمان سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لا رہے ہیں پیچھے ہٹ کر صف میں ملنے لگے، تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے صحابہ سے فرمایا کہ تم اپنی نماز پوری کر لو پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حجرہ میں واپس چلے گئے اور پردہ گرا دیا، اور اسی روز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا۔

۸۴۹۔ وحدثنیه عمرو الناقد وزهیر بن حرب قالا نا سفیان بن عیینة عن الزهری عن انس قال اخر نظرة نظرتها الی رسول الله صلی الله علیه وسلم کشف الستارة یوم الاثنین بهذه القصة وحدیث صالح اتم واشبع۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آخری بار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پیر کے دن اس وقت دیکھا جب آپ نے حجرہ کا پردہ اٹھا کر دیکھا۔

۸۵۰۔ وحدثنی محمد بن رافع وعبد بن حمید جمیعا عن عبد الرزاق قال انا معمر عن الزهری قال اخبرنی انس بن مالک قال لما کان یوم الاثنین بنحو حدیثهما۔

امام مسلم فرماتے ہیں کہ ایک اور سند کے ساتھ بھی حضرت انس سے ایسی ہی حدیث مروی ہے۔

۸۵۱۔ حدثنا محمد بن المثنی وهارون بن عبد الله قالا نا عبد الصمد قال سمعت ابی یحدث قال نا عبد العزیز عن انس قال لم یخرج الینا نبی الله صلی الله علیه وسلم ثلاثا فاقیمت الصلٰوۃ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تین دن تک ہمارے پاس تشریف نہیں لائے، اور ان ایام میں (حضرت) ابوبکر جماعت کراتے رہے، اس کے بعد ایک

فَذَهَبَ أَبُو بَكْرٍ يَتَقَدَّمُ فَقَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجَابِ فَرَفَعَهُ فَلَمَّا وَضَحَ لَنَا وَجْهُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَظَرْنَا مَنْظَرًا قَطُّ كَانَ أَعْجَبَ إِلَيْنَا مِنْ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وَضَحَ لَنَا فَأَوْمَى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ وَأَرْخَى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِجَابَ فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (حجرہ کے) پردہ کے پاس کھڑے ہوئے اور پردہ اٹھا دیا، پھر جب ہمیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا رخ انور دکھائی دیا اور ہم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ زیبا سے بڑھ کر خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی، پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کی طرف اشارہ کیا کہ وہ آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں، اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجرہ کا پردہ گرا دیا، پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات تک ہم آپ کا چہرہ نہ دیکھ سکے۔

٨٥٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ مَرِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ مَتٰى يَقُمْ مَقَامَكَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ مُرِي أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ قَالَ فَصَلّٰى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ حَيَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے اور جب آپ کا مرض شدید ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ وہ جماعت کرائیں، (حضرت) عائشہ نے کہا یا رسول اللہ! (حضرت) ابوبکر رقیق القلب ہیں جب وہ آپ کی جگہ مصلے پر کھڑے ہوں گے تو جماعت نہ کرا سکیں گے، آپ نے (حضرت عائشہ سے) فرمایا ابوبکر سے کہو کہ وہ جماعت کرائیں، تم تو یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی عورتوں کی طرح ہو۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری لمحہ تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی نماز پڑھاتے رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیمار ہونا آپ کے شافی الامراض ہونے کے منافی نہیں ہے

حدیث نمبر ۸۴۰ میں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہونے سے یہ ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کا مرض میں مبتلاء ہونا جائز ہے تاہم ایسے امراض جن سے لوگ طبعاً نفرت کرتے ہیں، جیسے بدن میں کیڑے پڑ جانا یا جو شان نبوت کے خلاف ہوں، مثلاً جنون وغیرہ وہ انبیاء علیہ السلام کو لاحق نہیں ہوتے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اخیر عمر میں درد سر اور بے ہوشی کے مرض میں مبتلاء ہوئے اور اس مرض کے دوران خالق

حقیقی سے جا ملے۔ اس میں یہ تبلانا مقصود تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے متعدد بیماروں کو شفا یاب کیا مثلاً حضرت ابوبکر کی زہر خوردہ ایڑی میں لعاب دہن لگایا تو وہ ٹھیک ہو گئے (مشکوٰۃ ۵۶۶)۔ حضرت علی کی دکھتی ہوئی آنکھ میں لعاب دہن لگایا تو ٹھیک ہو گئی (بخاری ج ۱ ص ۴۱۳)، حضرت قتادہ بن نعمان کی آنکھ کا ڈھیلا نکل گیا، وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، آپ نے لعاب دہن لگا کر ڈھیلا ان کی آنکھ میں رکھ دیا تو وہ پہلے سے بھی زیادہ روشن ہو گئی، (اصابہ ج ۳ ص ۲۲۵)، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان بیماروں کو محض اپنے لعاب دہن سے شفا دے کر یہ بتا دیا کہ میں تم جیسا نہیں ہوں اور خود بیہوشی کے مرض میں مبتلا رہ کر یہ سمجھا دیا کہ میں خدا جیسا نہیں ہوں۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

ممکن میں یہ قدرت کہاں واجب میں عبدیت کہاں
برزخ ہیں وہ سر نہاں یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

حضرت ابوبکر کا امامت کرانے سے عذر پیش کرنے کا سبب

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے باوجود حضرت عمر کو امامت کرنے کے لیے کہا اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت ابوبکر بہت زیادہ رقیق القلب تھے انھیں خدشہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کی وجہ سے غیر موجودگی میں نماز پڑھانے کے سبب ان پر رنج وغم کا ایسا غلبہ طاری ہو گا کہ وہ اپنے آنسوؤں کو اور بے اختیار نکل جانے والی سسکیوں کو روک نہ سکیں گے۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب امام کو عذر لاحق ہو تو وہ کسی دوسرے شخص کو اپنا خلیفہ مقرر کر سکتا ہے، نیز اس حدیث سے حضرت ابوبکر کی تمام صحابہ کرام پر فضیلت ثابت ہوتی ہے، کیونکہ نگاہ رسالت میں اگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی اور شخص افضل ہوتا تو آپ اس کو امام بنانے کا حکم دیتے، اور اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ حضور کے بعد خلافت کے سبب سے زیادہ مستحق حضرت ابوبکر ہیں۔

نیز اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقام ہے کیونکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رقت قلبی کی بنا پر جب خود کو معذور پایا تو تمام صحابہ میں سے صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کے لیے کہا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ افضل جب اپنا حق مفضول کو پیش کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ حق افضل ہی کو لوٹا دے اور اس کو نہ قبول کرے، جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر کی پیشکش کے باوجود حضرت ابوبکر کو امام بنایا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایام علالت میں سترہ نمازیں پڑھائیں۔[1]

عین حالت نماز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنے کا بیان

اس حدیث میں ہے جب

[1] ملا علی بن سلطان محمد القاری متوفی ۱۰۱۴ھ، مرقات ج ۱ ص ۹۶، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ۱۳۹۰ھ

حضرت ابوبکر نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے۔

حضرت ابوبکر ظہر کی نماز پڑھا رہے تھے، اور اسی دوران رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے آئے اور حضرت ابوبکر نے عین حالت نماز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی اور خود پیچھے ہٹ گئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مصلے پر بٹھا دیا اور اپنی امامت کو نماز کے درمیان سے چھوڑ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھنے لگے، اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو اس فعل سے نہیں روکا اور یہ نہیں فرمایا کہ عبادت کے دوران تم میری تعظیم کر رہے ہو، اس سے معلوم ہوا کہ یہ کہنا غلط ہے کہ:

"اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے، کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو تو نہ اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے[1]"

غور فرمائیے اس عبارت کے پیش نظر نماز میں جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا صرف تعظیم سے خیال لانا شرک قرار پایا تو عین حالت نماز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بالفعل تعظیم کرنا کتنا بڑا شرک ہوگا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو حضرت ابوبکر کو اس شرک سے نہ روکا تو آپ پر کیا حکم لگے گا۔

نیز امام بخاری روایت کرتے ہیں:

عن عبد اللہ صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ فلم یزل قائما حتی هممت بامر سوء قلنا ما هممت قال هممت ان اقعد واذر النبی صلی اللہ علیہ وسلم[2]

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہجد کی نماز پڑھی، آپ بہت دیر تک کھڑے رہے حتیٰ کہ میں نے ایک بری بات کا ارادہ کیا، ہم نے پوچھا آپ نے کیا ارادہ کیا تھا کہا میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں بیٹھ جاؤں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کھڑا رہنے دوں۔

نفلی نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے لیکن حضرت ابن مسعود نے اس کو برا جانا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں کھڑے رہیں اور وہ بیٹھ جائیں اس لیے ان کا یہ قیام صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی وجہ سے تھا، اور یہ تعظیم عین حالت نماز میں تھی۔

حضرت ابوبکر کی اقتداء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کا بیان

ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ:

[1] شیخ اسماعیل دہلوی متوفی ۱۲۴۶ھ، صراط مستقیم ص ۸۶ (فارسی) مطبوعہ مکتبہ سلفیہ لاہور

[2] امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ، صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۵۳-۱۵۲، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، ۱۳۸۱ھ

امام نسائی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے ساتھ جو آخری نماز پڑھی ہے۔ وہ حضرت ابوبکر کی اقتداء میں پڑھی ہے، اور مسلم شریف کی اس روایت میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کا ذکر ہے، یہ ہفتہ یا اتوار کے دن ظہر کی نماز تھی، اور پیر کے دن صبح کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کی اقتداء میں پڑھی، رہا یہ کہ بخاری اور مسلم کی روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر کے دن صبح کی نماز کی جماعت کے وقت حجرہ سے باہر نکلے اور لوگوں کو نماز پڑھتے دیکھ کر خوش ہو کر واپس چلے گئے تو یہ صبح کی پہلی رکعت کا واقعہ ہے کیونکہ موسیٰ بن عقبہ نے مغازی میں اور ابوالاسود نے عروہ سے روایت کیا ہے کہ پیر کی صبح کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بخار اتر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل بن عباس اور ایک نوجوان کے سہارے مسجد میں تشریف لے گئے، اور لوگ اس وقت حضرت ابوبکر کی اقتداء میں ایک رکعت پڑھ چکے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر کے پہلو میں کھڑے ہوئے، حضرت ابوبکر نے پیچھے ہٹنا چاہا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو آگے کر دیا اور یہ دوسری رکعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کی اقتداء میں ادا کی، اس کے بعد آپ نے جو رکعت رہ گئی تھی وہ پڑھی۔

یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری نماز تھی، اس کے بعد آپ کا وصال ہو گیا، بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے اس حال میں تشریف لے گئے کہ نماز میں حضرت ابوبکر کو امام بنایا اور خود آپ نے اور تمام صحابہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز پڑھی۔ [۱] اور یہ حضرت ابوبکر کی خلافت کی طرف واضح اشارہ ہے، اور علامہ عینی نے تحریر فرمایا ہے کہ ایام وفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار حضرت ابوبکر کی اقتداء میں نماز پڑھی ہے۔ [۲]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نام نہیں لیا۔ اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ معاذ اللہ آپ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض تھا بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ سنن دار قطنی میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جانب تو صرف حضرت عباس رضی اللہ عنہ تھے اور دوسری جانب کبھی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہوتے تھے کبھی اسامہ بن زید اور کبھی فضل بن عباس رضی اللہ عنہم تو چونکہ دوسری جانب کوئی معین شخص نہیں تھا۔ اس لیے آپ نے "رجل آخر" دوسرا شخص فرمایا تاکہ اس لفظ کا عموم متعدد صحابہ کو شامل رہے۔ [۳]

حضرت ابوبکر کی اقتداء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کے متعلق احادیث

امام ترمذی روایت کرتے ہیں:

عن عائشۃ قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ

---

[۱] ملا علی قاری متوفی ۱۰۱۴ھ، مرقاۃ المفاتیح ج ۳ ص ۱۰۲، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، ۱۳۹۰ھ

[۲] علامہ بدرالدین عینی متوفی ۸۵۵ھ، عمدۃ القاری ج ۵، ص ۱۹۰، مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ مصر، ۱۳۴۸ھ

[۳] 〃 〃 〃 〃، عمدۃ القاری ج ۵، ص ۱۸۸، 〃 〃 〃 〃

علیہ وسلم خلف ابی بکر فی مرضہ الذی مات فیہ قاعدا۔[1]

جس مرض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس میں آپ نے حضرت ابوبکر کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز پڑھی۔

امام نسائی روایت کرتے ہیں:

عن انس قال آخر صلوٰۃ صلاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع القوم صلی فی ثوب واحد متوشحا خلف ابی بکر۔[2]

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے ساتھ جو آخری نماز پڑھی وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں پڑھی دراں حالیکہ آپ نے ایک چادر پہنی ہوئی تھی اور سینہ پر اس کی گرہ باندھی ہوئی تھی۔

امام احمد روایت کرتے ہیں:

عن انس قال آخر صلوٰۃ صلاھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع القوم صلی فی ثوب واحد متوشحا بہ خلف ابی بکر۔[3]

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے ساتھ جو آخری نماز پڑھی وہ حضرت ابوبکر کی اقتداء میں تھی دراں حالیکہ آپ نے ایک چادر پہنی ہوئی تھی اور سینہ پر اس کی گرہ باندھی ہوئی تھی۔

اس حدیث کو امام ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے۔[4]

امام ابویعلیٰ روایت کرتے ہیں:

عن انس قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلف ابی بکر جالسا فی ثوب متوشحا فی مرضہ الذی مات فیہ۔[5]

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس مرض میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس میں آپ نے حضرت ابوبکر کی اقتداء میں ایک چادر پہن کر نماز پڑھی دراں حالیکہ آپ نے سینہ پر اس کی گرہ باندھی ہوئی تھی۔

---

[1] امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی متوفی ۲۷۹ھ، جامع ترمذی ص ۷۱، مطبوعہ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی

[2] امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی متوفی ۳۰۳ھ، سنن نسائی ج ۱ ص ۸۰، "

[3] امام احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ، مسند احمد ج ۳ ص ۲۴۳، ۲۱۶، ۱۵۹، مطبوعہ مکتب اسلامی بیروت، ۱۳۹۸ھ

[4] حافظ نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی متوفی ۸۰۷ھ، موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان ص ۱۰۵، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

[5] حافظ احمد بن علی المثنیٰ التمیمی متوفی ۳۰۷ھ، مسند ابویعلیٰ ج ۴ ص ۲۰۹، ۳۰۴، ۲۴۳، مطبوعہ دار المامون تراث بیروت ۱۴۰۴ھ

امام بیہقی روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو عبد الرحمٰن السلمی من اصل کتابہ ثنا ابو العباس الاصم ثنا ابو امیۃ یعنی الطرسوسی ثنا شبابۃ ابن سوار ثنا شعبۃ ثنا نعیم بن ابی ھند قال سمعت ابا وائل یحدث عن مسروق عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا ان ابا بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صلی بالناس فی وجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصف و ھکذا رواہ بدل بن المحبر عن شعبۃ (واخبرناہ) ابو عبد اللہ الحافظ انبأ عبد اللہ بن محمد الفاکھی ثنا ابن ابی مسرۃ ثنا بدل بن المحبر فذکرہ بمثل روایۃ الطرسوسی عن شبابۃ (ورویناہ) عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی خلف ابی بکر رضی اللہ عنہ. قال الشافعی رحمہ اللہ لو صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلف ابی بکر مرۃ لم یمنع ذلک ان یکون صلی خلفہ ابو بکر اخری - قال الشیخ وقد ذھب موسی بن عقبۃ فی مغازیہ ان ابا بکر صلی من صلاۃ الصبح یوم الاثنین رکعۃ و ھو الیوم الذی توفی فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نفسہ خفۃ فخرج فصلی مع ابی بکر رکعۃ فلما سلم ابو بکر قام فصلی الرکعۃ الاخری فیحتمل ان تکون ھذہ الصلاۃ مراد من روی انہ صلی خلف ابی بکر فی مرضہ فاما الصلاۃ التی صلاھا ابو بکر خلفہ فی مرضہ فھی صلوٰۃ الظھر یوم الاحد او یوم السبت کما رویناہ عن عائشۃ و ابن عباس فی بیان الظھر فلا تکون بینھما منافاۃ ویصح الاحتجاج بالخبر الاول - [له]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو درد تھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کو نماز پڑھائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صف میں تھے، اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا اگر ایک بار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کے پیچھے نماز پڑھی ہو تو وہ اس کے خلاف نہیں ہے کہ دوسری بار حضرت ابوبکر نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی ہو، امام موسیٰ بن عقبہ نے مغازی میں لکھا ہے کہ پیر کے دن صبح کو حضرت ابوبکر نے ایک رکعت نماز پڑھائی، اور اسی دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی، اس دن نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کچھ افاقہ محسوس ہوا، تو آپ نے آکر حضرت ابوبکر کے ساتھ ایک رکعت نماز پڑھی، جب حضرت ابوبکر نے سلام پھیرا تو آپ نے دوسری رکعت پڑھی، جن لوگوں نے مرض وفات میں حضرت ابوبکر کے پیچھے حضور کے نماز پڑھنے کی روایت کی ہے، ہو سکتا ہے اس سے یہی مراد ہو، اور حضرت ابوبکر نے جو نماز ایام مرض میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھی تھی، (جس کا صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ذکر ہے) وہ ہفتہ یا اتوار کے دن ظہر کی نماز تھی جس کو حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے پس دونوں حدیثوں میں تعارض نہیں ہے۔

نیز امام بیہقی روایت کرتے ہیں:

له۔ امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ ھ، سنن کبریٰ ج ۳ ص ۸۳، مطبوعہ نشر السنۃ ملتان

وفی ھذہ الروایۃ الصحیحۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تقدم فی تلک الصلاۃ وعلق ابوبکر رضی اللہ عنہ صلاتہ بصلوتہ. وکذلک رواہ الاسود بن یزید وابن اختہ عروۃ بن الزبیر وکذلک رواہ الارقم بن شرحبیل عن عبد اللہ بن عباس موقد اخبرنا ابو الحسن محمد بن الحسین العلوی، قال: اخبرنا ابو حامد بن شرقی قال، حدثنا ابراھیم بن عبد اللہ، قال حدثنا شبابۃ بن سوار، قال حدثنا شعبۃ، عن نعیم بن ابی ھند، عن ابی وائل، عن مسروق، عن عائشۃ، قالت: صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہ خلف ابی بکر قاعدا، وکذلک روی عن الاسود عن عائشۃ فی احدی الروایتین عن الاعمش [1]

امام بخاری اور امام مسلم کی صحیح روایت میں یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ کر مصلے پر کھڑے ہو گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔ (الی قولہ) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وفات میں حضرت ابوبکر کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز پڑھی۔

امام بیہقی نے اس حدیث کی متعدد اسانید بیان کیں پھر ایک اور سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

اخبرنا ابو سعید محمد بن موسی بن الفضل، قال، حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب قال حدثنا محمد بن اسحاق الصغانی قال، حدثنا ابن ابی مریم، قال اخبرنا یحیی بن ایوب قال: حدثنا حمید الطویل عن ثابت البنانی حدثہ عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی خلف ابی بکر رضی اللہ عنہ فی ثوب واحد برد مخالفا بین طرفیہ فلما اراد ان یقوم، قال، ادع لی اسامۃ بن زید، فجاء فاسند ظھرہ الی نحرہ فکانت آخر صلاۃ صلاھا —————

————— وفی ھذا دلالۃ علی ان ھذہ الصلاۃ التی صلاھا خلف ابی بکر کانت صلاۃ الصبح. فانھا آخر صلاۃ صلاھا، وھی التی دعا اسامۃ بن زید حین فرغ منھا فاوصاہ فی مسیرہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کی اقتداء میں ایک کپڑا پہنے ہوئے نماز پڑھی جس کی دو طرفوں میں (سینہ پر) گرہ لگی ہوئی تھی۔ جب آپ نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو فرمایا اسامہ بن زید کو بلاؤ۔ وہ آئے تو آپ نے ان کے سینہ سے اپنی پشت کی ٹیک لگائی، یہ آپ کی پڑھی ہوئی آخری نماز تھی۔ اس میں یہ دلیل ہے کہ آپ نے حضرت ابوبکر کی اقتداء میں جو نماز پڑھی وہ صبح کی نماز تھی، اور یہی آپ کی آخری نماز تھی جس میں آپ نے حضرت اسامہ کو بلایا تھا۔

یہ روایات اس پر دلالت کرتی ہیں کہ ایام مرض میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بار خود صحابہ کو نماز پڑھائی (جس کا صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ذکر ہے) اور ایک مرتبہ حضرت ابوبکر کے پیچھے نماز پڑھی جیسا

[1] امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ، دلائل النبوت ج ۷، ص ۱۹۱، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

بماذکرہ اھل المغازی ۔ قلت فالذی تدل علیہ ھذہ الروایات مع ما تقدم ، ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی خلفہ فی تلک الایام التی کان یصلی بالناس مرۃ وصلی ابوبکر خلفہ مرۃ وعلی ھذا احدھما الشافعی (رحمہ اللہ) فی مغازی موسی بن عقبۃ ، وغیرہ بیان الصلوٰۃ التی صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعضھا خلف ابی بکر ، وھی صلاۃ الصبح من یوم الاثنین ۔ وفیما روینا عن عبید اللہ عن عائشۃ وابن عباس بیان الصلوٰۃ التی صلاھا ابوبکر خلفہ بعد ما افتتحھا بالناس ۔ وھی صلوٰۃ الظہر من یوم السبت ، او الاحد ، فلا یتنافیان ۔[1]

کہ امام شافعی اور امام موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے کہ آپ نے حضرت ابوبکر کے پیچھے جو نماز پڑھی وہ پیر کے دن صبح کی نماز تھی ، اور یہ صبح کی نماز کی دوسری رکعت تھی ، (صحیح بخاری میں جو ذکر ہے کہ آپ نے پیر کے دن صبح کی نماز میں حجرہ سے نکل کر صحابہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور واپس چلے گئے وہ پہلی رکعت کا واقعہ ہے۔) اور حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس سے جو مروی ہے کہ ایام وفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے ، اور حضرت ابوبکر پیچھے ہو گئے اور حضور نے نماز پڑھائی ، یہ ہفتہ یا اتوار کے دن ظہر کی نماز تھی ، سو ان حدیثوں میں کوئی تعارض نہیں ہے

حافظ نورالدین الہیثمی بیان کرتے ہیں :

عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی خلف ابی بکر رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط ۔[2]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کی اقتداء میں نماز پڑھی ، اس کو امام طبرانی نے صغیر اور اوسط میں روایت کیا ہے ۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نماز پڑھانے کے متعلق علماء شیعہ کا نظریہ

شیخ ابراہیم انبلی لکھتے ہیں :

فلما اشتد بہ المرض امر ابابکر ان یصلی بالناس وقد اختلف فی صلوتہ بھم فالشیعۃ تزعم انہ لم یصل بھم الا صلوٰۃ واحدۃ وھی الصلوٰۃ التی خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منھا یتھادی بین علی والفضل فقام فی المحراب مقامہ وتأخر ابوبکر والصحیح عندی وھو الاکثر الاشھر انھا لم تکن آخر الصلوٰۃ فی حیوتہ

جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا مرض شدید ہو گیا تو آپ نے حضرت ابوبکر کو یہ حکم دیا کہ وہ صحابہ کو نماز پڑھائیں ، اور ان کے لیے حضرت ابوبکر نے کتنی نمازیں پڑھائیں اس میں اختلاف ہے ، شیعہ کا زعم یہ ہے کہ حضرت ابوبکر نے صحابہ کو صرف ایک نماز پڑھائی تھی اور یہ وہی نماز ہے جس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے تھے اور حضرت علی اور حضرت فضل کے درمیان ان کے کندھوں کے

---

[1] ۔ امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ ھ ، دلائل النبوت ج ، ص ۱۹۳ - ۱۹۲ ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

[2] ۔ حافظ نورالدین علی بن ابی بکر الہیثمی متوفی ۸۰۷ ھ ، مجمع الزوائد ج ۹ ص ۴۶ ، مطبوعہ دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۰۲ ھ

صلی اللہ علیہ وسلم بالناس جماعۃ و
ان ابا بکر صلی بالناس بعد ذلک
یومین ثم مات[1]

سہارے سے چل کر گئے تھے، پھر آپ محراب میں حضرت ابوبکر کی جگہ کھڑے ہوئے اور وہ پیچھے ہٹ گئے اور میرے نزدیک صحیح یہ ہے اور یہی جمہور کا مختار ہے اور مشہور ہے کہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپ کی آخری جماعت کرانے کی نماز نہیں تھی، اس کے بعد حضرت ابوبکر نے دو دن صحابہ کو نمازیں پڑھائیں پھر آپ کی وفات ہوگئی۔

بَابُ تَقْدِيْمِ الْجَمَاعَةِ مَنْ يُّصَلِّيْ بِهِمْ إِذَا تَأَخَّرَ الْإِمَامُ وَلَمْ يَخَافُوْا مُفْسِدَةً بِالتَّقْدِيْمِ

جب امام کے آنے میں دیر ہو تو کسی اور شخص کو امام بنانے کا جواز

۸۵۳ - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتُصَلِّي بِالنَّاسِ فَأُقِيْمَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَصَلَّى أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلٰوةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُوْ بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بنو عمرو بن عوف کے ہاں صلح کرانے تشریف لے گئے، جب نماز کا وقت آگیا تو مؤذن حضرت ابوبکر کے پاس گیا اور کہنے لگا اگر آپ جماعت کرائیں تو میں تکبیر کہوں، انھوں نے کہا ہاں، حضرت سہل کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر نے جماعت شروع کرا دی، اور اسی اثنار میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور (پہلی) صف میں جا کر کھڑے ہوگئے حضرت ابوبکر چونکہ انتہائی انہماک اور استغراق سے نماز پڑھتے رہے۔ صحابہ کرام نے جب دیکھا کہ حضرت ابوبکر کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آنے کا پتا نہیں چلا، تو انھوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیے، جب بکثرت ہاتھ مارنے کی آواز سنائی دی، تو (حضرت) ابوبکر متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دیکھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں اشارہ کیا کہ اسی

---

[1] شیخ ابراہیم بن حاجی حسین امبلی، درۃ نجفیہ شرح نہج البلاغۃ، مطبوعہ تہران (طبع قدیم)